السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی پاکستان سے مکہ مکرمہ مزدوری کے ویزہ پر آیا اوراس نے یہ نیت کی کہ میں آج نہیں (پیر کے دن) جمعہ کو عمرہ کروں گا حالانکہ وہ بروز سوموار مکہ داخل ہوا نیز اس نے احرام بھی نہیں باندھا۔

کیا اس طرح عمرہ کی تاخیر جائز ہے (2) کیا اس صورت میں میقات سے بغیر احرام باندھے مکہ میں داخل ہونا جائز ہے جبکہ اس نے عمرہ کی نیت بھی کرلی ہے کہ میں جمعہ کو عمرہ ادا کروں گا۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس (1) کی وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک شخص بغرض مزدوری مکہ معظمہ پہنچا اور مکہ معظمہ پہنچنے تک اس نے حج یا عمرہ کا ارادہ نہیں کیا تو اس کے لیے میقات سے بلا احرام گزرنا درست ہے اس کی دلیل ہے۔ (1) متفق علیہ حدیث

«ہُنَّ لَہُنَّ وَلِمَن اَتَی عَلَیہِنَّ مِن غَیرِ اَہلِہِنَّ مِمَّن کَانَ یُرِیدُ الحَجَّ اَوِ العُمرَةَ»

''یہ مقامات وہاں کے رہنے والوں کے لیے ہیں اوران کے لیے بھی جو وہاں سے گزر کر آئیں وہاں کے مقیمی نہ ہوں جو حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں''۔ (بخاری۔کتاب الحج باب مہل من کان دون المواقیت)۔(1) فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کا مکہ معظمہ میں بلا احرام داخل ہونا۔ (3) ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کا حمار وحشی کو شکار کرنے والا واقعہ اس میں تصریح ہے کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ محرم نہیں تھے جبکہ ان کے ساتھی محرم تھے۔ (بخاری۔کتاب جزاء الصید۔باب اذا صاد الحلال فاہدی للمحرالصید اکلہ)۔ استدلال رسول اللہ ﷺ کی تقریر سے ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے عمل سے نہیں۔

بغرض مزدوری جانے والا مذکورہ بالا صورت میں مکہ معظمہ پہنچ گیا ہے تو پہنچ کے روز سے عمرہ کو وہ موٴخر کرسکتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ مکہ فتح کرنے کے بعد بلا عمرہ کیے حنین کی طرف چلے گئے حنین کو بھی فتح کیا پھر حنین کی غنائم کو جعرانہ مقام پر آپ نے تقسیم فرمایا پھر اس کے بعد آپ نے عمرہ ادا کیا۔ حالانکہ مکہ فتح کرتے ہی فی الفور آپ عمرہ ادا کرسکتے تھے اس کے باوجود آپ نے عمرہ کو موٴخر فرمادیا۔

بغرض مزدوری مکہ جانے والے نے اگر میقات تک پہنچنے سے پہلے حج یا عمرہ کا ارادہ کرلیا ہے تو اس کے لیے میقات سے بلا احرام گزرنا جائز نہیں دلیل مذکور بالا متفق علیہ حدیث شریف ہُنَّ لَہُنَّ الخ اور اگر ایسے شخص نے میقات سے گزرنے کے بعد اور مکہ معظمہ پہنچنے سے پہلے کسی مقام پر حج یا عمرہ کا ارادہ کیا ہو تو اس کے لیے اسی مقام ارادہ سے احرام باندھنا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اسی متفق علیہ حدیث میں فرماتے ہیں:

(وَمَن کَانَ دُونَ ذٰلِکَ فَمِن حَیثُ اَنشَاَ حَتّٰی اَہلُ مَکَّةَ مِن مَکَّةَ» (بخاری-کتاب الحج-باب مہل اہل مکة للحج والعمرة»

''اور جو ان مقامات کے اندر ہے پس وہ احرام باندھے جہاں سے شروع کرے۔ حتی کہ مکہ والے مکہ ہی سے''

بغرض مزدوری مکہ معظمہ جانے والا حج یا عمرہ کا ارادہ نہیں رکھتا اور بلا احرام باندھے مکہ معظمہ پہنچ جاتا ہے اور مکہ پہنچتے ہی حج کا ارادہ کرلیتا ہے تو مسئلہ صاف ہے اگر پہنچے اور ارادہ کی تاریخ آٹھ ذوالحج سے پہلے ہے تو طواف قدوم کے بعد آٹھ تک تاخیر ہوگی اور اگر اس نے مکہ معظمہ مذکورہ بالا صورت میں پہنچتے ہی عمرہ کا ارادہ کرلیا ہے تو بھی اس کے لیے دو چار دن یا زیادہ دن کی تاخیر عمرہ درست ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے «اِنَّمَا الاَعمَالُ بِالنِّیَّاتِ» فرمایا ہے «اِنَّمَا النِّیَّاتُ بِالاَعمَالِ» نہیں فرمایا پھر اہل مکہ یا غیر اہل مکہ پر حج یا عمرہ فرض ہوجانے کے بعد ان کی تاخیر روا ہے جبکہ مومن حج یا عمرہ فرض ہوتے ہی اس کی نیت کرلیتے ہیں کہ ہم حج یا عمرہ ضرور ادا کریں گے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

حج و عمرہ کے مسائل ج1ص291

محدث فتویٰ